

وَاَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا
اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی
سے تھام لو اور فرقہ بندی نہ پڑو

حبل اللہ

اللہ



اللہ کا وعدہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ
وَيُقْتَلُونَ وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا
بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

"حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے مومنوں سے ان کے نفس اور ان کے مال جنت کے بدلے خرید لیے ہیں۔ وہ اللہ کی راہ میں لڑتے اور مارتے اور مرتے ہیں۔ ان سے (جنت کا وعدہ) اللہ کے ذمے ایک پختہ وعدہ ہے۔ توراۃ اور انجیل اور قرآن میں۔ اور کون ہے جو اللہ سے بڑھ کر اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہے۔ پس خوشیاں مناؤ اپنے اس سودے پر جو تم نے خدا سے چکا لیا ہے۔ یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔"

(سورۃ التوبہ: ۱۱۱)



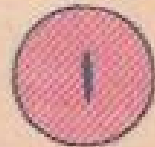
مدیر مسئول — ابو عبد اللہ



نائب مدیر — طارق نسیم



کتابی سلسلہ



مقام اشاعت خط و کتابت کا پتہ :

دفتر حبیب اللہ

۱۸-ای۔ رفسہ عام

ہاؤسنگ سوسائٹی۔ طبرکات

کراچی - ۷۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز دوستو اور محترم ساتھیو !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ توحید خالص کے پھیلتے ہوئے کام کے پیش نظر کافی عرصے سے اس کات کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی کہ ایک الہ واحد کا کلمہ بلند کرنے والوں کے درمیان ربط و ضبط پیدا کرنے اور تحریکی کاموں میں ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کے لئے کوئی ذکوئی ایسا ذریعہ ہونا چاہیے جسو "رابطو" کا فریضہ سرانجام دے سکے۔

اس باقاعدہ رابطے کے ذریعے جہاں دُور دراز مقامات پر رہنے والے ساتھیوں کو ہماری اور ان کی نازہ ترین دعوتی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوں گی وہاں یہ احساس بھی نازہ ہے گا کہ اس وادی پر خار میں ہم اکیلے نہیں بلکہ ہمارے ساتھ آبلہ یا اور بھی ہیں !

دوسرا بڑا فائدہ اس مجلہ کا یہ ہو گا کہ ساتھیوں کو اپنی تحریری صلاحیتیں اجاگر کرنے کا موقع ملے گا اور دوسرے لوگوں کو توحید سنت کے وسیع موضوع پر مختلف النوع تحریریں پڑھنے کو ملیں گی۔ اس کے علاوہ اس ذریعہ سے آپ کو ملک کے مختلف حصوں میں ہونے

والے رُوح پر وراجماعات کی تاثراتی رپورٹیں اہم نوعیت کے اعلیٰ
 واطلاعات اور تبلیغ دین کے سلسلے میں نوجوان طلبہ کی سرگرمیاں،
 یہ ساری چیزیں ہیں جو مستقل گھر بیٹھے — چاہے آپ پاکستان کے
 کسی حصہ میں مقیم ہوں یا اپنے وطن سے باہر باقاعدگی سے مل
 جایا کریں گی۔ انشاء اللہ

کئی بار کی کوششوں کے بعد — حَبْلُ اللہ — اللہ کی
 رسی آپ کے ہاتھ میں ہے — اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کتنی مضبوطی
 سے لے تھامتے رہیں — ہماری اپنی کوشش تو یہ ہوگی کہ یہ ہر ماہ باقاعدگی
 سے آپ تک پہنچے — باقی اللہ تعالیٰ کی مشیت ہے اور وہ ہر ایک کی
 نیتوں کا حال جاننے والا ہے۔

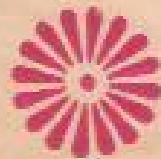
یہ ہماری پہلی کوشش ہے — ظاہر ہے خامیاں تو ہوں گی
 ہی — ہم آپ کے ممنون ہوں گے اگر آپ ہماری غلطیوں کی نشان دہی
 فرماتے ہوئے اپنے مفید مشوروں سے فوازیں !

اور آخر میں صلائے عام ہے یا اِنْ نَّكَتَ دَالَ كَلَّ — یعنی
 آپ سب کو دعوت دی جاتی ہے کہ اپنے مجلے کے لئے کچھ
 نہ کچھ ضرور لکھیں — اگر پُر فلوں خط ہی ہے۔

والسلام علیکم ورحمتہ اللہ

آپ سب کا

(بوعبداللہ)



جوہرِ انسانیّت

ضیاء احمد شاہد (جامعہ ملیہ کراچی)

حصین بن عبد الرحمن سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت سعید بن جبیرؓ کے پاس تھا کہ سعید کہنے لگے: "آج رات ستارے کو ٹٹے ہوئے تم میں سے کس نے دیکھا ہے؟" حصین نے کہا کہ ہاں میں نے دیکھا ہے پھر کہنے لگے کہ میں نماز میں مشغول نہ تھا بلکہ مجھے کسی چیز نے کاٹ کھایا تھا جس کی مجھے سخت تکلیف تھی۔ انہوں نے کہا پھر تم نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا: میں نے بھارتیہ رنگ سے کام لیا انہوں نے کہا یہ کیوں؟ میں نے کہا شعبیؓ سے مروی ایک حدیث کی بناء پر۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا حدیث ہے جو انہوں نے بیان کی؟ میں نے کہا کہ شعبیؓ نے ہم سے برید بن الحصیبؓ کی روایت سے حدیث بیان کی کہ نظر ماورائی کسی چیز کے کاٹ کھانے کے سوا اور کہیں بھارتیہ رنگ یا دم مفید نہیں۔ سعید نے کہا جس شخص نے جو سنا اسی پر اکتفا کیا اور اسی پر عمل پیرا ہوا تو اس نے بہت اچھا کیا البتہ میں حضرت ابن عباسؓ کا بعض کا کہنا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کا شرف حاصل ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ نے اور توجہات بھی کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم نے اپنی منگھٹ آرا کا اظہار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکو یہ وہ افراد ہوں گے جو زخم کرتے ہیں ذکر و اتے ہیں اور نہ اپنے جسموں کے دانے کے قائل ہیں اور نہ خال لینے ہیں اور صرف اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔

عکاشہ بن محسنؓ نے کفر سے ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کرے! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان ہی میں سے ہو! اس کے بعد ایک دوسرے صحابیؓ نے عرض کیا کہ میرے لیے بھی دعا فرمائیے کہ مجھے بھی ان میں شامل کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے عکاشہؓ بڑی لے گئے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور آپ کی امت میں ستر ہزار افراد وہ ہیں جو بغیر حساب اور بغیر عذابِ جنت میں داخل ہوں گے۔ یہ واقعات سنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر تشریف لے گئے پس صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم آپس میں ان ستر ہزار افراد کے بارے میں تیاس آرائیاں کرنے لگے بعض کا کہنا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب کا شرف حاصل ہے۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کہا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کیا اس کے علاوہ صحابہ کرامؓ نے اور توجہات بھی کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو صحابہ کرامؓ رضی اللہ عنہم نے اپنی منگھٹ آرا کا اظہار کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بکو یہ وہ افراد ہوں گے جو زخم کرتے ہیں ذکر و اتے ہیں اور نہ اپنے جسموں کے دانے کے قائل ہیں اور نہ خال لینے ہیں اور صرف اپنے اللہ پر توکل کرتے ہیں۔



بزدلی سے پناہ مانگنا

سعد بن ابی وقاصؓ اپنے بیٹوں کو یہ کلمات اس طرح سکھاتے تھے جس طرح معلم لوگوں کو کتابت سکھایا کرتے ہیں اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد ان کو پڑھا کرتے تھے۔

(رواہ ابی ہریرہ)

ترجمہ: اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بزدلی سے اور پناہ مانگتا ہوں پیرانہ سالی کی تکلیفوں سے اور پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنوں سے اور پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَرُدَّ اِلَیْ اَرْدَلِ الْعُمُرِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ



ہم میں سے کئی صاحبان ایسے ہیں جو اردو کی بنسبت اپنی مادری زبان زیادہ اچھے طریقے سے لکھ اور پڑھ لیتے ہیں، ایسے لوگوں کی آسانی کے لیے اور دین کو اچھی طرح سے سمجھا دینے کے لیے ڈاکٹر عثمانی صاحب کی کئی کتابیں اردو کے علاوہ اور دوسری زبانوں میں منتقل ہوئی ہیں اور پوری ہیں۔ ہم لوگوں کی آسانی کے لیے نیچے ان کتبوں کی فہرست دے رہے ہیں جو اب تک دوسری زبانوں میں منتقل ہو کر چھپ چکی ہیں، اگر آپ یا آپ کے دوست کسی ایسی زبان سے واقف ہیں تو وہ مجھ کو حیدر کیماری کے پتہ پر خط لکھ کر ان میں سے کوئی بھی کتاب پمفلٹ مفت منگوا سکتے ہیں۔

آمین!

آمین! آمین!

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

Dr. A. I. Khan
The Author
Dr. A. I. Khan, Author

ONE WAY TO SALVATION

۲۔ ہماری دعوت

۱۔ یہ قبریں یہ آستانے

پشتو

۳۔ تعویذ گنڈا شرک ہے نجات کی ایک ہی راہ

۲۔ تعویذ گنڈا شرک ہے

۱۔ یہ قبریں یہ آستانے

گجراتی

۳۔ وفات النبی

۲۔ تعویذ گنڈا شرک ہے

۱۔ یہ قبریں یہ آستانے

۲۔ نقشہ کار

۱۔ تعویذ گنڈا شرک ہے

سندھی

۲۔ تعویذ گنڈا شرک ہے

۱۔ یہ قبریں یہ آستانے

عربی

۱۔ نجات کی صرف ایک ہی راہ

انگریزی

ہذا المفار والعتبات

الذکر المانی

الذکر المانی

الذکر المانی

پہچان پہ ہے ناز تو پہچان جائے!

بی بیہ حسینیؑ کی مادی

کیا آپ ان حضرت سے واقف ہیں؟ اگر نہیں تو آئیے ہم ان کی چند خصوصیات گنوائے ہیں شاید کہ آپ پہچان جائیں۔ ! دین اسلام کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے یہی صاحب ہیں..... ! انہوں نے ہر طرح سے دین حق کو رسوا کیا ہے۔ ! دین حق کی تبلیغ جو ان پر عائد ہوتی ہے اس سے انحراف اور کتمان حق کرنا ان کا شیوہ ہے۔ ! جھوٹے فقہ، کہانیاں اور خرافات سناتے کر دین کو ان حضرت نے ایسا مسخ کیا ہے کہ حق ناحق بن گیا ہے اور ناحق نے حق کی جگہ لے لی۔ سنت بدعت کہلائے لگی اور بدعت کو سنت کا مقام حاصل ہو گیا ہے۔ ! توحید کا نام انہوں نے اولیاء اللہ کا انکار رکھ دیا ہے اور شرک کو اصل دین بنا ڈالا ہے۔ ! اور یہ سب کچھ اُس پیٹ کے لئے کیا ہے جو کل زمین کے اندر چھٹ جلنے والا ہے۔ !

بظاہر تو یہ علوے ماندے۔ چکن پرائٹھے۔ اور دیگر مرغی غذا تیں کھاتے ہیں۔ لیکن قرآن کی زبان میں یہ دراصل آگ اپنے پیڑوں میں بھروسے ہیں۔ "یعقیناً جو لوگ چھپتے ہیں وہ کچھ جواہر نے نازل کیا ہے اپنی کتاب میں۔ اور لیتے ہیں اس کے عوض قیمتِ قلیل۔ وہ دراصل اپنے پیٹ آگ سے بھروسے ہیں۔"

(البقرہ۔ ۱۷۳)
پیدائش سے لے کر موت تک۔ حسی کرمت کے بعد بھی۔ نذرانے وصول کرنے کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ انہوں نے شروع کر رکھا ہے۔ ! پیدائش پر ازان دینے کی فیس اختہ پر ایک ملویل

دعوت۔ نکاح اگر پڑھوانا ہے تو اس کا معاوضہ۔ اگر کہیں خدا خواست میت ہو جائے تو میٹنگ نمونے والے کے گھڑاؤں کو بونگا مگر ان حضرت کی بنائے گی۔ اور مرنے والے کی قبر پر اپنی خوشیوں کا تاج محل کھڑا کرنے کی سوچیں گے۔ اور کچھ ہاتھ نہ لگے گا تو کفن کا لکڑا ہی ہی۔ بعض جگہ صدقات کرائے ہیں بعض جگہ خیرات۔ کہیں منٹھائی کہیں حلوا کوئی شے ہو بہر حال کچھ نہ کچھ ضرور اس پیٹ کے دوزخ میں جانا چاہیے۔ اگر کسی کے والد مر جائیں تو وہ بچہ یتیم کہلاتے ہیں اور قرآن میں مالی یتیم کھلنے والوں کے بارے میں مالک نے ارشاد فرمایا ہے:

"جو لوگ یتیموں کا مال کھلتے ہیں اور حقیقت وہ اپنے پیٹ میں آگ بھروسے ہیں۔ اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔" (النساء۔ آیت ۱۰)

اس پر بھی یہ حضرت یتیموں کا مال کھلتے سے باز نہیں آتے۔ اور باز بھی کیونہو آئیں ان کا تو پیٹ پہلے ہی پکا دراپے۔ "کھل من ترید" مرنے کے بعد بھی اگر یہ سلسلہ ختم ہو جائے تو کچھ بہتر نہ ہوگا یہاں تو برسوں تک یہ صاحب اپنے نذرانے مختلف شکلوں میں بٹرتے ہی رہتے ہیں۔ کبھی تہی (سولہ) تو کبھی چالیسواں (چہلم) اور کبھی برسی۔ ! کئی سادہ لوح تو چالیس جمعوں تک ان حضرت کے گھر کھانا پہنچاتے رہتے ہیں اور یہ صاحب ساہا سال جنھارے رکھتے رہتے ہیں۔ کہ کیا یہ قوت بنایا اس قوم کو۔ مزید یہ قوت بنانے کا ایک انداز یہ بھی ہے کہ مرنے کے چند دن بعد یہ صاحب جھوٹے خراب

سناٹا شروع کر دیتے ہیں۔ مرنے والے کے لواحقین سے کہتے ہیں کہ میں نے مرنے والے کو جنت میں گھوسے دیکھا ہے۔ اور یہ خوش خبری "ساکر نزار" وصول کرتے ہیں یا کہتے ہیں کہ میں نے تمہارے والد کو بھوک کی حالت میں دیکھا ہے۔ "کسی" کو کھانا کھلا دو تاکہ ان کی بھوک مٹ جائے۔ یا ان حضرت کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی تو کہیں گے کہ میں نے انہیں برہنہ حالت میں دیکھا ہے۔ "کسی" کو کپڑے پہنا دو تاکہ انہیں لباس میسر آجائے۔ (اور یہ بات تو آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ یہاں کسی سے مراد خود یہ حضرت ہوتے ہیں۔ !)

کوئی کھانے پینے کی دعوت ہو ان حضرت کا سب سے پہلے حق بنتا ہے۔ فاتحہ پڑھی اور اپنا حصہ ہڑپ کر گئے۔ میسوں، دعوتیں تو ان کی اپنی ایجاد کردہ ہیں۔ تیجا۔ چالیسواں اور برسی وغیرہ کا ذکر تو آپ پہلے ہی سن چکے ہیں۔ گیارہویں کا بکرا (برائی کی شکل میں پکا ہوا)۔ بادعفات کی دیک' محرم کا کھچرا اور عظیم (شریت کے بعد) رجب کے کوترے اور شبِ برأت کا حلوا۔ یہ سب ان حضرت کی من بھائی غذا ہیں جو ان کی اپنی فنکاری کے شاہکار ہیں۔ !

آج یہ حضرت اپنے آپ کو مرثیہ دار اور خوش نصیب سمجھتے ہیں کہ عوام کا لالچام کر کے بے وقوف بنایا ہے۔ شادی یا یہ ہوا تحیر و تقریر۔ وعظ و نصیحت ہر ایک خطبہ امامت۔ مولود ہوا میلاد۔ جلسہ ہوا جلوس۔ امامت ہوا اقامت ہر موقع پر اپنی حب بھرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ لیکن صاحب چاہے کچھ بھی ہو یہ ہیں برے صابر۔ قرآن خود اس بات پر شاہد ہے (باقی صفحہ ۱۳ پر دیکھئے)

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ

مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

”حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں صرف علم

رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں“

آج آزمائش کے اس دور میں جہاں اصل ایمان کم یاب ہے اور پھر ستم یہ کہ نام نہاد مذہبی ٹھیکیداروں کی اجارہ داری ہے جس کی وجہ سے دین اسلام کی اصل شکل بگڑ کر کفر و شرک، بدعات و رسومات کی ایک تصویر بن گئی ہے۔ اس موقع پر ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دین کا صحیح علم حاصل کرے اور خاص کر ان لوگوں کے لیے تو یہ بات اور بھی ضروری ہو جاتی ہے جو خراب و خستہ دنیا کے سامنے دین اسلام کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنے کا عزم لے کر اٹھے ہیں۔ اس لیے لازم ہے کہ ایک داعی حق خود دین کی اصل روح سے کما حقہ واقفیت رکھتا ہو، دین کا صحیح علم حاصل کرنے کے سلسلے میں کیماری کی مسجد تو حید نمبر ۲ میں مورخہ ۱۶ اگست سے تعلیم کا پروگرام شروع ہو چکا ہے جس کے تحت کتاب اللہ کی تفسیر اور شارح قرآن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث صحیحہ پر مشتمل صحیح بخاری کے درس کے علاوہ عربی زبان کی تدلیس کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ درس کے فرائض جناب ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی انجام دے رہے ہیں۔ یہ کلاسز ہفتہ میں تین دن یعنی ہفتہ پیر اور بدھ کو مغرب کی نماز کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہیں۔

خواہشمند حضرات اپنے حلقوں کے ناظمین سے یا براہ راست رجوع فرمائیں۔

وما توفیقی الا باللہ

بَدَلنی ہے تو خُوبدلو!

محمد عبد السلام (کراچی یونیورسٹی)

تو جہاں جب ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور ایک اللہ کی عبادت سے منہ موڑ کر طاغوت کی بندگی کرنے لگتی ہیں، ایک اللہ کے مقابلے میں بے شمار خدا تراش لیتی ہیں اور ان کی عبادت اور ان کی بندگی شروع کر دیتی ہیں ان کے نام کی ہندو میزا اور چڑھائے ہونے لگے ہیں ان ہی سے غائبانہ خوف کیا جانے لگتا ہے ان کی حشمتیں مانی جاتی ہیں ان کو نفع و نقصان کا مالک اور اللہ کے ساتھ ان کو شریک مٹھرایا جاتا ہے۔ تب اللہ ان میں اپنا ایک نبی مبعوث کرتا ہے جو پوری قوم کو ایک اللہ کی بندگی کی طرف بلاتا ہے اور غیر اللہ کی عبادت سے روکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں ارشاد فرماتا ہے :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ
”ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے
ذریعہ سب کو غیور کر دیا کہ اللہ ہی کی بندگی کرو اور طاغوت
کی بندگی سے بچو۔“ (النحل ۳۵)

گو یا ہر نبی کے آنے کا ایک ہی مقصد تھا کہ لوگوں کو ایک اللہ کی زندگی کی طرف بلائے اور ان کو غیر اللہ کی عبادت سے روکے۔ نوح علیہ السلام نے کہ آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک سب نے یہی بات کہی کہ "اے میری قوم! ایک اللہ کی عبادت کرو" اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔"

قوم عاد کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہود علیہ السلام کو مبعوث کیا جیسا کہ سورہ ہود میں ہے۔

وَالَّذِينَ عَادُوا أَخَاهُمْ هُودًا قَالَ يَقَوْمِ
اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُمْ مِنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ
إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا مُفْرَقُونَ ه (سورة هود آية ٥٠)

”اور عداوت کی طرف ہم نے اللہ کے بھائی ہمدرد کو بھیجا“
اس نے کہا: ”اسے براورانی قوم اللہ کی بندگی کرو، تمہارا
کوئی اللہ اس کے علاوہ نہیں ہے۔ تم بعض جھوٹے
اللہ گھر رکھ رہے۔“

وَالْإِنِّي شَعْبُهُ أَخَاهُمْ ضَالِحًا
اور قوم شرک کی طرف ان کے بھائی صلح کر چکے ہیں (ہود ۶۱)
وَالْإِنِّي مَدْيَنَ أَخَاهُمْ تُشْعِبِيًّا
اور مدین (والوں) کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا
(ہود ۸۴)

تمام انبیاء کو اللہ نے ایک ہی حکم دیا کہ وہ کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں چاہے اور نقصان کا ایک بڑا اور کوئی نہیں جو عبادت کا مستحق ہو۔ وہی رب المشرقین ہے اور وہی رب المغربین اور وہی متحق عبادت ہے اور ہی لمجاوہ و کو ہے سورۃ الرعد میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْ هُوَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
وَإِلَيْهِ مَتَابِي ۝ (الرعد ٣١)

”ان سے کہو کہ وہی میرا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے اور وہی میرا بھیا ہوا وہی ہے۔“

دوسری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوتا ہے کہ
کہہ دو کہ اَلَا تُعْبِدُوْا اِلَّا اللّٰهَ "تم نیکی نہ کرو،
مگر اللہ کی" (ہود آیت ۲)

یہ تمام احکامات اور بعثتِ انبیاء ان لوگوں کے لئے
 تھے جو اللہ کو الہ تو مانتے تھے لیکن دوسروں کو بھی اللہ کے
 ساتھ شریک ٹھہراتے تھے۔ خدا نے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت کھڑے
 کر رکھے تھے۔ کوئی اولاد دینے والا تھا تو کوئی بارش
 سنانے والا کوئی دشمنوں کے معاملے میں فتح و ہار دینے والا

تھا تو کوئی دستگیر تھا، کوئی شکل نہ تھا اور کوئی حاجت روا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :

وَمَا يَدْرِيونَ أَكُنْزُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهْمٌ مُّضِرٌّ كُوْنٌ ؕ ۱۰ ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک بھی ٹھہراتے ہیں (سورۃ یوسف ۱۰۶)

یہ مشرکین اللہ کو کائنات کا خالق و مالک مانتے تھے لیکن ساتھ ساتھ غیر اللہ کی بھی عبادت کیا کرتے تھے، ان کی بھی پوجا پاٹ ہوتی تھی ان کو بھی مشکل کشائی اور

حاجت روافی کے لئے پکارا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ ان سے پوچھو کہ آسمان اور
 زمین کا رب کون ہے (قُلْ مَنْ رَبُّ السَّمٰوٰتِ
 وَ الْاَرْضِ) تو کہتے ہیں کہ اللہ (قُلْ اللّٰهُ)
 وہ ان سے کہ جس حقیقت سے

قُلْ أَنَا خَدَمْتُكُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْ لِيَاءُ ۖ
 کیا تم نے اسے چھوڑ کر ایسے معبودوں کو اپنا کارباز بنا
 ہے جو خود اپنے لئے بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں
 رکھتے (لَا يَصْلِحُ كُونُ لَا نَفْسٍ لَهُمْ نَفْعًا وَ
 ضَرًّا) (رعد ۱۶)

اللہ تعالیٰ نے صفاتِ صفات کہہ دیا ہے کہ وہی ایک ذات ہے جو مستحقِ عبادت ہے۔ اس کے علاوہ جو مستحکم و مستقر، مشکل کشا، اور راحت دہانی کے

نے پکاری جاتی ہیں وہ سب جھوٹی ہیں ان میں سے کوئی بھی یہ صداقتیں نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ سورہ مؤمن

میں کہتا ہے کہ "وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي استجبکم" تمہارا رب کہتا ہے کہ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا میں قبول کروں گا (مؤمن ۶۰) سورہ النمل آیت

ارشاد ہوگا کہ :

”اگر تم چاہتے تو ہر نفس کو پہلے ہی حق کی ہدایت
کرتے لیکن ہمارا وہ وعدہ بھی برحق تھا کہ اس دہکتی
جوتی آگ کو جنہ انس سے بھر دیں گے“

پھر ان کو کھیر کھیر کر میزبان عدل کی طرف لایا جائے گا اور ان کے کان ان کی آنکھیں اور ان کے جسم کی کھالیں خود ان کے خلاف گواہی دیں گی۔ وہ لوگ اپنے اعضا سے پوچھیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ جواب دیں گے کہ

”تم دنیا میں جرائم کرتے وقت چھپتے تھے اور تمہیں یہ خیال کہ نہ تھا کہ کبھی تمہارے اپنے کان اور آنکھیں بھی تمہارے خلاف دیں گی بلکہ تم نے تو یہ سوچ لیا تھا کہ تمہارے اعمال کی خبر تو اللہ تعالیٰ کو بھی نہیں۔“

اور یہی حکم ہوگا

”تم آج کے دن کو بھلا دیتے تھے پس آج تم کو بھلا دیں گے اور رکھیں اس بھلا دینے کا عذاب جو کہ تمہارے اپنے اعمال کا انجام ہے۔“

اور یہ انہماں انتہائی شرم ہو گا، یہ آگ کا ایسا عذاب ہو گا
جہاں کو چاروں طرف سے قسا توں کی طرح گھیرے گا۔
اس وقت وہ چریاں کے مارے ہلکا ہٹیں گے، ان کی فریاد
وکی ایسے کھولنے ہوئے پانی سے کی جائے گی جو پگھلے ہوئے
تانبے کی مانند ہو گا۔ اس پانی کو پینے سے پہلے ہی اس کے کھیکے
ان کے چہروں کو بھلا دیں گے اور پیٹ میں جا کر تو وہ اس طرح

کھولے گا جس طرح کو ہندی۔ اس کے بعد فرمایا جائے گا کہ
 آپسٹھائیں ہو گئے جہنم کے عیون پہلے جاؤ اور ان کے عیون پہ
 کھولنا ہوا اپنی اندلیں دو تاکہ خوب خوب کچھ لیں عذاب کا مزا
 اور جو شخص اس دن آگ کے اس شدید عذاب سے پہنچ
 کر حقیقت کی لازوال بادشاہتوں میں داخل ہو گیا وہی کامیاب
 و کامران ہے۔

تو اے عزم کی چٹا تو! مصائب و مشکلات سے بھڑ
جانے والو! تو اس کامیابی کی فکر کرو جو کہ اصلی وابدی ہے درخ
کہیں تم خسرو بنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ اور مالک کا
نور فرماتا ہے :

والغصيرة ان الانسان لغنى غصيره
الا الذين امنوا وعملوا الصالحات
وقوا صوايا الحق وقوا صوايا البصير
(العصر)

”قسم ہے زمانے کی کہ ساری انسانیت خسار میں آئے ان لوگوں کے جو ایمان لائیں اللہ پر ایسا ایمان جس کا حاصل کی یہ کیفیت ہو کہ وہ اللہ پر بچتہ ایمان رکھے۔ یہ یقین کہ وہ مالک ہے انسانیت کا وہ بے محتاج و لاشریک ہے۔ ہر نفع و نقصان پر اس کی ذات قادر ہے۔ دستگیری حاجت روائی، مشکل کشائی اور فریاد رسی اس کی صفت ہے۔ اچھے بیٹھے اسی کو پکارنا چاہیے اُوہی ایک ذات ہے جس سے غائبہ خوف کھایا جائے اور امیدیں وابستہ کی جائیں۔ اسی کے حضور رکوع و سجود اور نذر و نیاز کی جائے۔“

پھر وہ نیک اعمال ہوں جو وہ اتنا کم رسول
 فخذ وہ ومانہکم عنہ فانتم ہوا
 کی علمی تصویر ہوں اور اس کے بعد جس چیز کو ہم نے
 حق جانا ہے اس کی تلقین کریں چاہے وہ اعتقادات
 سے متعلق ہوں یا تخخیلات و تصورات سے وابستہ
 یا تفکرات و ترہات کا کوئی معاملہ ہو۔ چاہے وہ اعمال

میں بدعات کی آمیزش کا ذکر ہو رہا تھا جو حیدر علی نے ترک کیا تھا۔
میں انکار کیا تھا کہ میں بے رفاہی کی کوئی کیفیت جو کہ حیدر
کو کھول کر بیان کر رہی اور اس راہ میں آنے والی مشکل

تجربہ کیا اس سے اس کا حال

تجعلها للناس اياما

پہچان پہ ناز ہے تو پہچان جا ہے

فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ

امید ہے آپ تجھ کے ہوں گے کہ ہم نے کشتِ نصیب
کو بچھلے رہی ہاں! یہ حضرت ہماری قوم کے —
”پیش امام“ ہیں جو معروف عام میں مولوی صاحب
کے مطابق ہیں اور
لَا يَخْفَوْنَ الْآخِرَةَ
آخرت کا خوف نہیں رکھتے

جون ۱۹۸۳ء میں توحید نگر (قادر پور راواں) ملتان میں صوبہ پنجاب کے ساتھیوں کا ایک اجتماع منعقد ہوا تھا جس میں کراچی کے ساتھیوں نے بھی بڑی تعداد میں شرکت کی تھی ہم نے محمد اشرف خاں صاحب سے درخواست کی تھی کہ اس رُوح پر ور اجتماع کی روداد ہمارے قارئین کو بھی سنائیں۔ انہوں نے کابل ہربانی سے کام لیتے ہوئے ہماری درخواست منظور کر لی تھی اور وعدہ فرمایا تھا کہ جلد ہی وہ رپورٹ قلمبند کر کے ہمارے حوالے کر دیں گے۔ لیکن شاید بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اشرف بھائی کو فرصت نہ مل سکی۔ ہمیں امید ہے جیسے ہی اشرف بھائی کو فرصت ملے گی وہ ضرور اپنے وعدے کو وفا کریں گے اور ہمارے محترم قارئین کو ایک اچھے اجتماع کی رپورٹ پڑھنے کو ملے گی۔ انشا اللہ

”تم قبر والوں کو کچھ نہیں سنا سکتے“

امام ابو حنیفہؒ نے ایک شخص کو دیکھا کہ صالحین کی قبروں پر آ کر کہہ رہا ہے کہ
 هلکم من خیر و هل عندکم من اشراف انفسکم و فادیتکم
 من شہود و لیس سوائی منکم الا الہ عافیل و ریتم امر غفلتکم
 یعنی ”اے اہل قبور! کچھ تم کو خبر ہی ہے اور کیا تم پر کچھ اثر ہی ہوتا ہے کہ کوئی
 ماہ سے میں تمہارے پاس آتا ہوں اور تم کو پرکارتا ہوں؟ یہ میل سوال تم سے صرف
 اتنا ہے کہ تم میرے لئے دعا کرو کہ تم کو میرے حال کی خبر بھی پہنچے یا تم غافل ہو
 میرے حال سے؟“

یہ سن کر امام ابو حنیفہؒ نے اس شخص سے پوچھا ”هل ابا بوالک؟“
 ”کیا انہوں نے کچھ کوئی جواب دیا؟“ اس نے کہا ”نہیں“ آپؒ نے متابینہ
 لہجہ میں فرمایا: ”سحقا لک و تدرت بیدان! کیف تکلم اجباراً
 لا یطیعون جو ابا و لا یملکون شیئاً و لا سمعون صوتاً۔“
 ”پتھنگا رہو کچھ پر اجاک آلودہ ہوں تیرے دونوں ہاتھ! ایسے جس کی بات
 کر سکتے ہیں جو جواب کی طاقت نہیں رکھتے جو کسی شے کے مالک نہیں جو کوئی
 آواز بھی نہیں سن سکتے!“
 پھر آپؒ نے یہ آیت پڑھی ”وَمَا أَنْتَ بِمُشِيعٍ مِّنْ فِي الْقُبُورِ“
 ”اور تم ان لوگوں کو جو قبر میں ہیں کچھ نہیں سنا سکتے۔“

خلافت فاروقیؓ

عمرؓ رعب اور بدہد کے مالک تھے۔ کوئی بھی شخص بدلت کرتے ہوئے نہ دیکھتا
 ایک بار حضرت عمرؓ نے منبر پر چڑھ کر فرمایا ”لوگو! اگر میں دنیا کی طرف جھک
 جاؤں تو تم کیا کرو گے؟“

ایک شخص فوراً کھڑا ہو گیا اور نیام سے تلوار کھینچ کر بولا ”تمہارا سر اڑا دوں گا۔“
 حضرت عمرؓ نے توبہ کر کہا تیسری شان میں ایسے الفاظ کہتا ہے؟“
 اس شخص نے فوراً کہا ”اے تمہاری شان میں۔“
 حضرت عمرؓ کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ فرمایا ”اللہ کا شکر ہے ایسے لوگ
 بھی موجود ہیں جو عمر کو بھی سیدھا کر سکتے ہیں۔“

ایک شخص نے حضرت عمرؓ بن العاص پر جو مصر کے خلیفہ اور گورنر تھے دعویٰ کیا
 کہ انہوں نے مجھے ناحق سوکھڑے کر دیا ہے یہی حکومت کے بڑے بڑے عہدیدار
 اور عوام بھی موجود تھے حضرت عمرؓ نے مدعی سے کہا ”اٹھو اور تم بھی ان کو
 سوکھڑے کر دو۔“

حضرت عمرؓ بن العاص نے کہا ”اگر ایسا کیا گیا تو حکومت کے اعمال بد دل
 ہو جائیں گے۔“ حضرت عمرؓ نے فرمایا ”تم جو جی ہو لیکن کیا یہی جانتے کا؟“
 بالآخر حضرت عمرؓ بن العاص نے دو سو اشرافیوں پر مدعی سے معاملہ طے کیا۔

جب کبھی یہ بات سامنے آتی ہے کہ ابن بد عقیدہ مسلمان مشرکین کے پیچھے
 نماز نہیں ہوتی تو بعض سادہ لوح دوست یہ دلیل پیش کرتے ہیں
 کہ ”امام چاہے کسی عقیدہ کا ہو ہم تو اپنی نماز ادا کرتے ہیں۔“ اس کے
 جواب میں انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ ”بھائی! آپ کسی گمراہی لالہ
 گڑبچن سنگھ یا ڈی سوزا کے پیچھے نماز پڑھ لیں گے تو وہ عجیب نظروں
 سے منہ کی طرف دیکھنے لگتے ہیں جیسے پوچھ رہے ہوں کہ کیا کوئی
 ہندو یا سکھ بھی نماز پڑھتا ہے؟“ اس بات کا جواب ہم نہیں یہ تصویری
 خبر دے گی۔ پڑھیے اور سر دھنیے۔!



آٹھ ماہ پہلے کے ایک ایسے ہی موقع پر مشرقی اٹالیا میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے ایک گمراہ کو دفن کیا۔

روزنامہ ”جسارت“ کراچی، ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء

کراچی، ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء: ایک ایسے ہی موقع پر مشرقی اٹالیا میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے ایک گمراہ کو دفن کیا۔
 کراچی، ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء: ایک ایسے ہی موقع پر مشرقی اٹالیا میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے ایک گمراہ کو دفن کیا۔
 کراچی، ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء: ایک ایسے ہی موقع پر مشرقی اٹالیا میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے ایک گمراہ کو دفن کیا۔

آٹھ ماہ پہلے کے ایک ایسے ہی موقع پر مشرقی اٹالیا میں ڈیڑھ لاکھ مسلمانوں نے ایک گمراہ کو دفن کیا۔

کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے ؟

ایک سوال کی دس شکلیں

۱۔ مشکل حل کرنے والے کو اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۲۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۳۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۴۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۵۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۶۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۷۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۸۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۹۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟
 ۱۰۔ اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کر سکتا ہے یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے؟

۱۔ اگر اللہ کے سوا کوئی اور سستی مشکل حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ اس مشکل حل کرنے والے کو کتنی سالوں کی زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے ؟

۲۔ بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلوں پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں مثلاً سریانی دالا سریانی میں مشکل پیش کرے گا۔ اسی طرح جرمن، برٹنی زبان میں انگریز انگریزی میں اور پٹھان پشتو میں آواز دے گا !

۳۔ اگر یہ بات بھی ثابت کر دی جائے کہ وہ ہر سستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہو گا کہ اگر ایک لمحہ میں سینکڑوں یا ہزاروں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ میں اور سب کے لیے تدارک بنائے گی ؟

۴۔ کیا اس سستی کو کبھی نیند بھی آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے ؟ اگر کیسی نیند آتی ہے تو ہمارے پاس ایک اسٹاپ ہونی چاہیے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سو نہ رہا ہو یا وہ نیند میں ہی سنتا ہے ؟

۵۔ ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلاب بند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی قرا دہی سن لے گا ؟

۶۔ انسان کو میدان نشاے کے کربوت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا ہوتا ہے اگر وہ تمام مشکلات حل کر سکتا ہے تو پھر غریب کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے ؟ اور اگر غریب تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ کی کیا حاجت ؟

۷۔ اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات حل کرنے پر قادر نہیں تو ہر مسئلے کے کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑ اللہ نے اٹھایا ہو اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر کو دے رکھے ہوں۔ ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ بہرست ہونی چاہیے کہ کون کون سی مشکلات خدا تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کون کون سی مشکلات غیر حل کر سکتا ہے تاکہ اس کی اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اس کے حل کرنے پر قادر ہو !!

۸۔ کیا اللہ کے سوا جو سستی مشکل نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے ؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر ڈالنے والا کون ہے ؟

۹۔ بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا۔ بالفرض ایک سستی مشکل ڈالنے پر منحصر ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر تو وہ ذرا دیر سے کوئی سستی اپنا فیصلہ واپس لے لے گی ؟

۱۰۔ کسی بھی برگزیدہ یا گناہ کار سستی کا جنازہ نہ بڑھنا ہو تو اس کی بخشش کے لیے اللہ کو آواز دی جائے یا مشکل کشا کو ؟

توحید روڈ۔ کیمارٹی۔ کراچی

کیا آپ نے یہ کتابیں پڑھی ہیں؟

اگر نہیں تو آج ہی نیچے دیے ہوئے پتہ پر خط لکھ کر مفت منگوائیے یا صرف ٹیلیفون کر دیجیے!

ہماری دعوت

ہماری دعوت

کیشن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
تخلیص طبعی جلد اول
توضیح و تفسیر: مولانا محمد رفیع الدین عثمانی

ہم کس بات کی دعوت دیتے ہیں اور طریقہ کار کیا ہے۔ دوسری تحریکوں سے فکر و نظر تحریر و تقریر اور عقائد و اعمال میں ہمارے اختلافات کیا ہیں؟

یہ قبریں یہ آستانے

مزارات کے بیوپاریوں کے لینے ایک تازیانہ، گنبد خضراء کی تاریخ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب میں آنے کی حقیقت اور زیارت قبر نبوی کی جھوٹی روایتیں۔

توحید خالص

تخلیص طبعی جلد اول
گھر کے چراغ
کیشن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
توضیح و تفسیر: مولانا محمد رفیع الدین عثمانی

توحید خالص قطنبرا

یہ قبریں یہ آستانے

کیشن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
توضیح و تفسیر: مولانا محمد رفیع الدین عثمانی

طلساتی ہوشربا واقعات کا پردہ چاک ہوتا ہے۔ خانہ کعبہ ولید کی زیارت کو آتا ہے! پیر صاحب کی نظریں زمرہ شخص کو مردہ اور مردہ کو زندہ کر دیتے ہیں! حضرت علی عرش پر بیٹھ کر نکاح کر رہے ہیں! یہ اور ایسی ہی بے حساب خدائیوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔ پڑھ کر خود فیصلہ کیجیے کہ مسلمان آمت کہاں کھڑی ہے۔

تعویذ گنڈا شرک ہے

تعویذ گنڈے کرنے والوں کا آخرت میں انجام؟ کیا دم کیا ہوا پانی پیا جاسکتا ہے؟

الغناء... شرک

تعویذ گنڈا شرک ہے
کیشن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
توضیح و تفسیر: مولانا محمد رفیع الدین عثمانی

ان سب باتوں کا جواب آپ کو ان کتابوں کے پڑھنے سے ملے جائے گا

پتہ: مسجد توحید نمبر ۱، آر جی ریلوے لائن کواردٹز، کیمڑی

خط لکھیے یا ٹیلیفون کر دیجیے۔

فون: ۲۷۱۸۹۷ — ۲۷۱۴۵۱